بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

خطبہ نمبر ۴۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَعَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۱۹/۵۴ | ۲۴ نبوت ۱۳۴۴ ہش ۲۹ رجب ۱۳۸۵ھ ۲۴ نومبر ۱۹۶۵ء | نمبر ۲۷۱

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے وصال اور خلافت ثالثہ کے قیام پر

مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ کی متفقہ قراردادیں

قرارداد تعزیت

وقف جدید انجمن احمدیہ کا یہ اجلاس سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضورؓ کا وجود باجود شاندار الٰہی بشارات کا حامل تھا اور آپؓ خدا تعالیٰ کی رحمت کا ایک عظیم نشان تھے۔ زندگی بھر آپ نے اسلام کی حمایت اور احمدیت کے دفاع میں انتہائی جدوجہد فرمائی اور خدائی وعدوں کے مطابق آپ مظفر و منصور ہوئے جماعت کی تربیت اعلیٰ معیاروں تک پہونچی اور جماعت کی تنظیم کو استحکام حاصل ہوا۔ اسلام و احمدیت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا اور قرآن مجید کی اشاعت دنیا بھر میں ہوئی۔ آپ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوئے اور آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عموماً اور جماعت احمدیہ کو خصوصاً اپنی رحمت کا چمکتا ہوا نشان دکھایا۔ آپؓ کی دعاؤں کی قبولیت سے ہر احمدی نے حصہ لیا۔ اور ان کے دلوں میں اطمینان اور سکینت پیدا ہوئی۔ آپ کا وصال جہاں آپؓ کے لئے اعلیٰ درجات کے حصول کا ذریعہ ہے وہاں جماعت کے تمام افراد کے لئے انتہائی گہرا صدمہ ہے۔

ہم اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ خود ہی زخمی دلوں پر اپنی رحمت کی مرہم کا پھاہا رکھے اور ہمیشہ اس خدائی جماعت کی دستگیری فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد کے لئے خصوصیت سے یہ صدمہ نہایت ہی رنج و ملال پیدا کرنے والا ہے۔ ہم خاندانِ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ افراد بالخصوص حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہما کے حرم سیدہ ام متین صاحبہ و سیدہ مہر آپا صاحبہ نیز حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے سب بھائیوں اور بہنوں اور جملہ عزیز و اقارب سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے فیوض و برکات کو ہمیشہ جاری رکھے۔ اللّٰھم آمین والسلام

خاکساران ممبران مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ

خلافت ثالثہ کی اطاعت کا عہد

وقف جدید کا یہ اجلاس سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتخاب پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسان کا شکر ادا کرتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی اس موقعہ پر غیر معمولی دستگیری فرمائی ہے۔ اور آپ کے بابرکت وجود کے ذریعہ جماعت کے اتحاد کو مضبوط فرما کر جماعت کی ترقی کے سامان پیدا فرمائے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ خدائی وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ کو نعمتِ خلافت سے نوازا گیا ہے۔ ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس موقعہ پر اپنی کامل اطاعت اور دلی انقیاد کا نذرانہ پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو جماعت احمدیہ اپنی قربانیوں اور ایثار کے لحاظ سے ترقی کی طرف قدم بڑھاتی جائے گی۔ ممبران مجلس اور جملہ کارکنان وقف جدید اس موقعہ پر اپنی قربانی، اطاعت اور کامل تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر لبیک کہیں گے۔ اور آپ کی ہر سکیم کو جاری کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے آمین

حضور ہمارے لئے اور وقف جدید کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اپنے عہد کو آخر دم تک کما حقہ نبھانے والے ہوں آمین

ممبران مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۳ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے الحمد للہ

• مکرم جناب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مطلع فرماتے ہیں کہ:۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست سٹیج کا ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست معہ جملہ کوائف و وجہ استحقاق اور تصدیق و سفارش امیر یا پریذیڈنٹ جماعت ۱۵ دسمبر تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ بعد میں آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

• آج مورخہ ۲۳/۱۱/۶۵ بروز منگل مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر جمعیۃ طلاب العربیہ سے بعنوان "حضرت فضل عمرؓ کے کارنامے" عربی زبان میں خطاب فرمائیں گے۔ اجلاس ۸½ بجے شام کمرہ عربی تعلیم الاسلام کالج میں منعقد ہوگا۔ احباب تشریف لا کر مستفید ہوں۔

منیر الحق امین جمعیۃ طلاب العربیہ

• اطفال الاحمدیہ کا نیا سال یکم نومبر سے شروع ہے۔ امید ہے کہ جملہ اطفال اور مجالس اطفال اپنے کام کی رفتار کو تیز تر کر دیں گی۔ تا خلافت ثالثہ کا پہلا سال ہر لحاظ سے کامیاب و کامران ثابت ہو۔ اور جملہ اطفال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی میں کام کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بنیں۔ والدین اور عہدہ داران سے بھی خاص تعاون کی درخواست ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

امسال ہمارے جلسہ سالانہ کا انعقاد ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار، سوموار، منگل ہونا قرار پایا ہے۔

احباب امسال خصوصیت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی کوشش کریں اور ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

جامعہ احمدیہ کے اساتذہ وطلباء سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم خطاب

کامیابی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم دلائل کے ساتھ ساتھ دعاؤں، تقویٰ اور تزکیہ نفس پر بھی زور دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء سے بروز ہفتہ بتاریخ ۱۳ نومبر ۱۹۶۵ء جامعہ کے ہال میں ایک اہم خطاب فرمایا۔ عہدہ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد یہ سب سے پہلا خطاب تھا جو آپ نے مسجد مبارک سے باہر فرمایا۔

اجلاس کی کارروائی شروع ہونے پر پہلے لئیق احمد صاحب طاہر نے سورۃ نور کے ساتویں رکوع کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم و محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے حضور کی خدمت میں مندرجہ ذیل ایڈریس پیش کیا۔

سپاسنامہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

حضرت خلیفۃ المسیح!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

العین تدمع والقلب یحزن ولانقول الا ما یرضی بہ ربنا

اللہ تعالیٰ کی ذات حی وقیوم ذات ہے اور اس کی قیومیت نے یہی چاہا ہے کہ جب بھی اس کا کوئی برگزیدہ مظہر اپنا کام پورا کر کے اس کے حضور میں حاضر ہو جائے تو ایک دوسرا شخص اس کی جگہ لے لے۔ یہی اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اور یہی اس کے مسیح کی وصیت کا منشا ہے اور اسی پر ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر ہزاروں بار قسمیں کھائی تھیں۔ ہمارے دل غمگین ہمارے جذبات مجروح اور ہماری جانیں زار ہیں۔ لیکن ہم نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور اس کے فضل کی طاقت سے اپنے عہد کو پورا کر دیا ہے۔ فالحمد للہ

میں اپنی طرف سے اور جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے آپ کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ ہم نے صدق دل سے آپ کو واجب الاطاعت امام قبول کرتے ہوئے آپ کی بیعت کی ہے۔ اور انشاء اللہ العزیز ہم آپ کی ویسی ہی اطاعت کریں گے جیسی ایک خلیفہ کی کی اطاعت کا حق ہے۔ کیونکہ گو ظاہر میں تو یہ انتخاب مجلس انتخاب کے ذریعہ ہوا۔ لیکن ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ ہی بناتا ہے۔ اور اس کی اطاعت ایسی ہی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔

تبلیغی لحاظ سے یہ ادارہ جماعت احمدیہ کے خلفاء کے دائیں بازو کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے پروگرام میں ایک عظیم روحانی اور علمی جدوجہد کی ذمہ داری ہم پر ڈالی گئی ہے۔ ہم اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں سے خوب واقف ہیں اور ان کے معترف ہیں۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور استعانت اور استمداد کا ہاتھ دراز رکھتے ہیں۔

ہماری درخواست ہے کہ آپ ہمیں اپنی خاص دعاؤں میں سے حصہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جانوں پر رحم فرمائے۔ اور ہماری کوششوں میں برکت دے۔ اور جب ہمارے حساب کا وقت آئے تو ہم اس کے حضور شرمندہ نہ ہوں۔ بلکہ اس کی رحمت اور مغفرت کی چادر میں ڈھانپے جائیں۔

(ہم ہیں حضور کے خدام)

حضور کا خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میرا اس جامعہ سے

بڑا دیرینہ اور گہرا تعلق

ہے۔ جب میں نے ہوش سنبھالی یا شاید اس سے بھی پہلے تو حضور (خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ارشادات، ہدایات، اور نصائح اور تربیت کے جو طریق تھے ان سے دل نے یہ تاثر لیا تھا کہ یہی (جامعہ) وہ جگہ ہے جہاں علم کو حاصل کرنا ہے اور یہی وہ جگہ ہے جہاں سے علم حاصل کرنے کے بعد اس کے استعمال کا طریق سیکھنا ہے۔ حفظ قرآن مجید کے بعد میں جامعہ احمدیہ میں آیا۔ اس وقت یہ مدرسہ احمدیہ کہلاتا تھا میں چوتھی جماعت میں داخل ہوا تھا کیونکہ قرآن کریم کے حفظ کی وجہ سے اپنی عمر کے چند سال میں پہلے ہی خرچ کر چکا تھا۔ اور علاوہ حفظ قرآن کریم کے کچھ اور بھی پڑھتا رہا تھا۔ لیکن چوتھی جماعت میں داخل ہو کر بھی

مجھے یہ احساس تھا

کہ میں اپنے ہمجولیوں سے پیچھے رہ گیا ہوں یعنی عمر کے لحاظ سے جو میرے ساتھی بننے چاہئیں تھے وہ آگے ہیں اور میں پیچھے ہوں۔ اس احساس کے نتیجہ میں میں نے اپنے دل میں اس بچپن کے زمانہ میں یہ فیصلہ کیا کہ میں اگلی جماعت کے لئے ایک سال کا انتظار نہیں کروں گا بلکہ جہاں تک ہو سکا پوری محنت اور کوشش کر کے ایک ایک سال میں ایک سے زائد امتحان پاس کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس وقت کے اساتذہ میری تعلیم پر بڑی محبت سے توجہ دیتے رہے۔ اور میں نے کافی حد تک اس کمی کو پورا کر لیا۔ اور دو دفعہ میں نے ایک کی بجائے دو سالوں کا امتحان دیا۔ اور اس طرح دو سال جو میں پیچھے تھا اپنی عمر کے لحاظ سے اپنی جگہ پر پہنچ گیا۔ اور

زندگی کی بہترین اور معصوم گھڑیاں

جو بچپن کی ہوتی ہیں۔ میں نے اسی درس گاہ میں گزاریں اور بہترین دوست اسی درس گاہ میں پائے۔ جن پر میں اب بھی فخر کر سکتا ہوں۔ ان میں سے صرف پاکستانی ہی نہ تھے بلکہ میرے بڑے گہرے اور پیارے دوستوں میں سے انڈونیشیا (جاوا سماٹرا) میں رہنے والے بھی بعض طلباء تھے۔ جن میں ایک

ابوبکر ایوب صاحب

بھی ہیں۔ اس وقت انڈونیشیا سے کافی طلباء مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے کے لئے آئے تھے۔ قریباً سب سے میری دوستی تھی لیکن گہری دوستی ایک طالب علم کی اسی سے ہو سکتی ہے۔ جس کا مزاج اور افتاد اس کی طبع کے مناسب ہو۔ ابوبکر ایوب صاحب بڑے ذہین بڑے شگفتہ دل طالب علم تھے اور ایک دو اور بھی تھے۔ جن میں سے ایک ہمارے مولوی محمد صادق صاحب (سابق مبلغ سماٹرا) جو یہاں بیٹھے ہیں اسی زمانہ کے ہیں۔ اور بعض دفعہ مجھے مذاحاً کہا کرتے ہیں کہ میں آپ سے ایک سال آگے نکل گیا تھا جو درست ہے۔ کیونکہ اس سال غالباً صرف انہوں نے ہی مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا

اس کے بعد پھر

جامعہ

علیحدہ ہوا اور جامعہ کی بلڈنگ، عمارت میں منتقل ہوئی جہاں بعد میں فضل عمر ہوسٹل بنا۔ وہ عمارت تو قابل استعمال تھی لیکن اس کی چار دیواری کھنڈرات معلوم ہوتی تھی۔ میں نے اور میرے بعض دوستوں نے اپنے طور پر یہ سکیم تیار کی کہ ہم ہر جمعہ کے روز وہاں اکٹھے ہوا کریں گے اور

وقار عمل کے ذریعہ

اس کی اصلاح کریں گے۔ اس وقت ابھی اس

ختم کا وقار عمل تو شروع نہیں ہوا تھا جس طرح خدام الاحمدیہ کے بننے کے بعد ہوا ہے لیکن ہم نے وقار عمل کا طریق بنایا اور ہم جمعہ والے دن وہاں اکٹھے ہو جایا کرتے تھے اور گھنٹہ دو گھنٹے بیرونی دیوار کے ان کھنڈرات کو درست کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

ہمارے اساتذہ

کے تعلق اور پیار کا یہ حال تھا کہ جب ہم پہلی دفعہ وہاں گئے اور حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کو یہ علم ہوا کہ بعض طلبہ یہاں جمع ہوتے ہیں اور گھنٹہ دو گھنٹے وقار عمل کرتے ہیں تو اس کے بعد سے بلا ناغہ ہر جمعہ کو وہ بھی وہاں پہنچ جاتے اور چارپائی پر بیٹھ جاتے ہمیں کام کرتے دیکھتے اور نیکی کی باتیں بھی ہمارے کانوں میں ڈالتے جاتے۔ اس طرح وہ وقت بھی ایک قسم کا تعلیمی اور تدریسی وقت ہی بن جاتا تھا۔

ہمارے معیارِ زندگی کا یہ حال تھا

کہ میں دونّی یا چونّی کے میٹھے چنے خرید کر لے جاتا تھا اور ہم سب دوست وقار عمل کے بعد وہ میٹھے چنے کھایا کرتے تھے اور بڑے خوش ہوتے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے اس انٹرٹین منٹ (تفریح کی موقع) کا انتظام کیا ہے۔ اب تو حالات بہت بدل گئے ہیں۔ ان دنوں میں ہم نے بہت سادہ زندگی گزاری ہے اور اسی میں لطف بھی ہے۔ اب بھی میری رائے اور میرے ذہن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو لطف اس سادگی میں تھا وہ اس آج کے تکلّف میں نہیں ہے۔

یہ میرا پُرانا تعلق آپ طلبہ سے ہے چونکہ آپ میں سے ہر ایک میرا جامعہ احمدیہ کا فیلو ہے اس لئے میں آپ ایک ہی ادارے کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

اس کے بعد حضور (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) نے مجھے دوسری تعلیم بھی دلوائی۔ اور جب میں ۳۸ء میں انگلستان سے واپس آیا تو حضورؓ نے مجھے جامعہ احمدیہ میں

بطور لیکچرار مقرر فرمایا

آپ میں سے جو آج اساتذہ ہیں ان کیساتھ بھی اس جہت سے میرا بڑا قریبی رشتہ ہے کیونکہ وہ میرے کولیگ ہیں۔ اور ہم ایک ہی درس گاہ کے اساتذہ ہیں۔ ہاں کچھ پہلے آئے کچھ بعد میں آئے۔ اور قیامت تک انشاء اللہ تعالےٰ آتے رہیں گے۔ یہ سب بھی ایک خاندان ہے۔ اساتذہ جامعہ احمدیہ کا!!! اس لئے میرے دل کی گہرائیوں میں آپ کی یاد بھی تازہ رہتی ہے اور آپ سے پیار بھی ہمیشہ بڑی شدت کے ساتھ میرے دل میں موجزن رہتا ہے۔

آج میں ایک دردمند دل کے ساتھ بڑے واضح، غیر مبہم اور سادہ الفاظ میں

بعض ضروری باتیں

بیان کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علموں کا نہ ختم ہونے والا خزانہ ہمارے ہاتھ میں دیا ہے۔ کسی طرف سے بھی کوئی اسلام پر حملہ آور ہو ہم اس حملے کا جواب نہایت خوبی سے دے سکتے ہیں۔ اگر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر عبور ہے۔ اگر ہم محنت کریں اور غور کریں تو ہمیں کسی بھی حملہ کو دیکھ کر کوئی گھبراہٹ لاحق نہیں ہو سکتی کیونکہ ہمیں پوری طرح مسلح کر دیا گیا ہے لیکن مذہب پر حملہ صرف علمی محاذ سے ہی نہیں ہوتا۔ اور نہ سب دنیا کی طبیعتیں علمی دلائل سے بدلی جا سکتی ہیں کیونکہ دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو دلائل کو جانتے اور سمجھتے ہیں لیکن ان کی طبائع میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ چنانچہ اسی

سرگودھا کے علاقہ کے ایک بہت بڑے زمیندار

ایک دفعہ مجھے ملنے آئے۔ اس وقت میری طبیعت میں تبلیغ کرنے کا بڑا جوش تھا۔ میں نے انہیں تبلیغ شروع کی۔ ابھی چند منٹ ہی میں نے ان سے بات کی تھی کہ وہ کہنے لگے "میاں صاحب! تُسی مینوں کی سمجھاؤ دے ایہ کلاں تے ہیں پہلے ہی جاندا ہاں"۔ مجھے کہنے لگے کہ قادیان سے لے کر اس وقت تک کوئی ایسا جلسہ نہیں جس میں میں نے شمولیت نہ کی ہو۔ ہر جلسہ میں ہر تقریر کو سُنا ہے۔ جہاں تک آپ کے موقف اور اس موقف پر دلائل کا سوال ہے میں خوب جانتا ہوں اور مجھے ازبر یاد ہے۔ یہ باتیں میں بھی اتنے دلائل کے ساتھ بیان کر سکتا ہوں لیکن اس کے باوجود میں احمدیت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور

اس کی وجہ یہ ہے

کہ میں اپنے علاقہ کا سردار ہوں۔ ہماری اپنی عادتیں ہیں۔ ہمارے اپنے طریق ہیں۔ اگر ہم ان طریقوں کو چھوڑ دیں تو ہماری سرداری اور ہماری چوہدر قائم نہیں رہ سکتی۔ کہنے لگا کہ ہم چوریاں بھی کرواتے ہیں۔ ڈاکے بھی ڈلواتے ہیں۔ ہم قتل بھی کرواتے ہیں۔ ہم لڑکیوں کو اغوا بھی کرواتے ہیں اس کے بغیر ہماری چوہدر قائم نہیں رہ سکتی۔ آج اگر میں بیعت کر لوں تو اسی وقت آپ کا انگوٹھا میری گردن پر ہوگا اور آپ کہیں گے کہ اب چوری نہ کرنا۔ اب ڈاکہ نہیں ڈالنا ہوگا۔ اب قتل نہیں کرنا ہوگا۔ اور کسی لڑکی کو بے عزت نہ کرنا ہوگا۔ اس وقت ہماری سرداری تو ختم ہوئی۔ میں میں کیسے مان لوں احمدیت کو؟؟ میں احمدیت میں داخل نہیں ہو سکتا!!!۔

اس قسم کے مسلمان

اس وقت میرے اندازہ کے مطابق لاکھوں کی تعداد میں ہمارے ملک میں موجود ہیں جو احمدیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ اس کو سچا جانتے ہیں۔ اسکی صداقت کے دل سے قائل ہیں مگر دنیا اور دنیا کی محبت انہیں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے سے روکے ہوئے ہے۔ یہ لوگ سلسلہ احمدیہ میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک ان کے دلوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا نہ ہو یہ نیک تبدیلی محض دلائل سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ بیشک دلائل بھی بڑے ضروری ہیں۔ ان کا جاننا بھی بہت ضروری ہے لیکن محض دلائل کافی نہیں ان کے ساتھ کچھ اور بھی چاہیئے اور وہ ہے

تعلق باللہ

جب تک ہمارے مربّی کا تعلق اللہ تعالیٰ کیساتھ قائم نہیں ہوگا وہ عوام کے دلوں میں اس قسم کی تبدیلی پیدا نہیں کر سکے گا۔ اور اس شعبہ کی طرف ہمارے اساتذہ کو بھی اور ہمارے عزیز بچوں کو بھی توجہ دینی چاہیئے ورنہ وہ اس مقصد میں جس مقصد کے لئے انہوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں اور اپنے اوقاتِ عزیز کو خرچ کر رہے ہیں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ایک نوجوان بیس، بائیس سال کا، پچیس سال کا اس درس گاہ سے نکلتا ہے اور وہ بطور مربّی کے اس ملک میں یا بیرونی ممالک میں متعین ہو جاتا ہے اور اسے کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ نوجوان

دلائل کے میدان میں

بڑی عمدگی کے ساتھ بڑے حسن و خوبی کیساتھ اپنے حریف کو شکست دے سکتا ہے اور دیتا ہے لیکن یہ تمام شکستیں جو مخالف اس کے ہاتھ سے اُٹھاتا ہے وہ میرے نزدیک وہ نتیجہ نہیں پیدا کر سکتیں جو نتیجہ ہم پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ بائیس سالہ نوجوان ایسا ہو کہ خدا تعالےٰ کے حضور اس کا سجدہ ریز ہونا گو دنیا سے پوشیدہ ہو لیکن اثر السجود سے اس کے چہرہ پر نور نظر آئے تو لوگ اس کی طرف جھکنے کے لئے مجبور ہو جائیں گے پہلے ڈرتے ڈرتے اپنے شبہات کے ساتھ اپنی ضرورتوں کے وقت وہ اس کے پاس آئیں گے۔ اور خواہ تکلّف سے کہیں لیکن کہیں گے کہ ہمیں یہ یہ تکلیف لاحق ہے۔ ہم اس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ ہمارے لئے دعا کرو۔

جب ہمارا وہی نوجوان خدا تعالیٰ کے حضور تنہائی کی گھڑیوں میں جھکے گا۔ اور

اپنے رب کے حضور یہ دُعا کرے گا

کہ اے میرے خدا!!! مجھے ہی تیری رضا کی خواہش نہیں ان کو بھی ہے۔ اور میرے دل میں تڑپ ہے کہ یہ تیرے حضور میں جھکیں۔ یہ ایک موقع ہے تُو انہیں اپنا چہرہ دکھا سکتا ہے میری دعا کو قبول کر اور انہیں یہ سمجھ عطا کر کہ وہ کام جو دعا سے ہو سکتا ہے وہ کسی اور ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کوئی دوسرا تیری قدرتوں اور طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

جب اس کی دعائیں اپنے ماحول میں پوری ہونا شروع ہو جائیں گی تو لوگ صرف یہ نہیں کہیں گے کہ یہ احمدی نوجوان علمی دلائل سے پوری طرح مسلح ہے بلکہ وہ یہ بھی کہیں گے کہ وہ عام انسان جیسا نہیں ہے وہ ایک ایسا نوجوان ہے جس میں پتہ نہیں کیا رکھا ہے کہ جب وہ دعا کرتا ہے تو اسکی دعا قبول ہو جاتی ہے تو پھر انکے دلوں کے اندر نیک تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔

اگر ہم

تاریخِ اسلام پر نظر

ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ مثلاً ہندوستان میں مسلمانوں نے جو تبلیغ کی اس میں کم از کم ۸۰ فیصدی اس قسم کے نمونہ کا اثر ہے اور شاید باقی ۲۰ فیصدی دلائل کا (اثر) ہے۔ صوفی لوگ آتے تھے۔ فقیرانہ زندگی بسر کرتے ہوئے کسی ایسی ایک جگہ کو منتخب کرتے جو شرک کا گڑھ ہوتا اور وہاں وہ بیٹھ جاتے اور اپنے رب کا دروازہ کھٹکھٹاتے تھے کہ اے خدا! تیرے یہ بندے تجھ سے دُور ہیں ایسا سامان پیدا کر کہ یہ تیرے قریب ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ الہامات کے ذریعہ، کشوف کے ذریعہ اور رؤیا صالحہ کے ذریعہ ان کے اثر کے نفوذ کے سامان پیدا کر دیتا۔ اور وہ مشرک بتوں کی پوجا کرنے والے۔ سانپوں کی پرستش کرنے والے۔ درختوں کی عبادت کرنیوالے حیرت میں پڑ جاتے کہ ہم غیر اللہ کو پکارتے تو ہیں لیکن جواب کچھ نہیں پاتے اور ایک غیر مرئی ہستی کو یہ (مسلمان) لوگ پکارتے ہیں تو نہ صرف یہ کہ ان کو جواب ملتا ہے بلکہ تقدیر کی تاریں کچھ اس طرح ہلتی ہیں کہ اگر وہ کہیں کہ ایسا ہو جائے تو ویسا ہو بھی جاتا ہے۔

اس ہتھیار کے ساتھ انہوں نے ان مشرکین کو اپنی طرف کھینچا۔ پھر بعض علاقے ان میں سے اسلام پر قائم رہے اور بعض علاقے جب بعد میں ان صوفیاء کے نقشِ قدم پر چلنے والے پیدا نہ ہوئے پھر مشرک میں مبتلا ہو گئے۔ میں نے خود ہشیار پور میں ایک مسلمان بزرگ کا مزار دیکھا جہاں اس وقت شولنگ کی پوجا ہو رہی تھی حالانکہ وہ توحید کا گڑھ تھا۔ پس انسان خدائے واحد

کی طرف نمونہ کے ساتھ خدائے واحد کی طرف تقویٰ کے ساتھ خدائے واحد کی طرف تزکیہ نفس اور دعا کے ساتھ کھینچا جا سکتا ہے اس کے بغیر نہیں اور اس کے بعد قوم کا فرض ہوتا ہے۔ کہ آنیوالی نسلوں کی وہ تربیت بھی کرے۔ اور پھر اس تربیت میں وہی چیز ضروری ہے۔

دعا۔ تقویٰ۔ تزکیۂ نفس

اس کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ میں بہت سوچتا رہا ہوں۔ اور اب بھی سوچتا ہوں کہ ہمارے بہت سے اچھے لکھے پڑھے مربی اتنے کامیاب نہیں ہوتے۔ جتنا کہ ایک کم پڑھا ہوا جس کو اتنے دلائل یاد نہیں ہوتے اسے صرف چند دلائل یاد ہوتے ہیں۔ اور ہمارے لٹریچر کے متعلق اتنی واقفیت نہیں رکھتا۔ وہ زیادہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں ایک دوست نے مجھے ایک دیہاتی مبلغ کے متعلق کہا کہ یہ ایک دیہاتی مبلغ ہیں ان کو ہم صرف پچاس روپے ماہوار گذارہ دیتے ہیں۔ نئے سال میں اس وقت تک وہ ۵۰ بیعتیں کرا چکے ہیں۔ حالانکہ اکثر ہمارے مربی ایسے ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ سے شاید پانچ آدمیوں نے بھی ہدایت حاصل نہ کی ہو۔

جب دنیا یہ دیکھتی ہے

کہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو حقیقی ہمدردی ہمارے ساتھ رکھتے ہیں اور جب ہمیں دنیاوی تکالیف پہنچتی ہیں۔ تو نہ صرف یہ کہ اسے دعا کر کے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ ہماری روحانی بہتری کے لئے بھی ان کے دل میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ یہ تڑپ رہے ہیں۔ اس خیال سے کہ خدا تعالےٰ سے دور رہ کر ہم لوگ عذاب جہنم میں مبتلا ہوں گے۔ اور ابدی لعنت کا شکار ہو جائیں گے۔ اور ہماری وجہ سے ہی یہ بے چین ہیں۔ ہماری وجہ سے ہی یہ گڑگڑاتے ہیں۔ تو یقینی بات ہے۔ کہ دنیا کے لوگ تمہاری طرف جھک جائیں گے۔ اور ان میں ایک نیک تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔

پس بے شک جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ دلائل کا جاننا بہت ضروری ہے۔ لیکن

صرف دلائل ہی کو کافی نہ سمجھیں

ان کے علاوہ کچھ اور چیزیں بھی ہیں۔ جنہیں حاصل کرنا آپ کا کام ہے اور ان کے بغیر آپ مقصد زندگی میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ایک بالکل نوجوان جس کو کم عمری کی وجہ سے بچہ سمجھا جاتا ہے اگر وہ دعا گو ہے۔ اگر اس کا تعلق اپنے رب سے پختہ ہو۔ تو وہ اس بوڑھے مربی سے زیادہ ذی اثر ہوگا جس میں یہ بات نہ پائی جاتی ہو۔

اگر آپ لوگوں کا تعلق خدا تعالےٰ سے مضبوط ہو تو ان کو یہ کہنا پڑے گا۔ کہ ان (احمدیوں) کے بظاہر خام اور غیر پختہ نوجوان سے بھی منہ اٹھو کیونکہ جب یہ خدا تعالےٰ کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔ تو وہ ان کے لئے اپنے دروازے کو کھول دیتا ہے

جب آپ اس مقام پر آجائینگے

جب خدا تعالےٰ آپ کو اس بات کی توفیق دے گا۔ جب وہ اس طریق پر اپنی رضا آپ کو دے دے گا۔ اور اس کی خوشنودی آپ کو اس طور پر مل جائے گی تو اس وقت آپ کامیاب ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اور خدا کرے کہ آپ میں سے ہر ایک ایسا ہی ہو۔

آمین

درخواست دعا

۱۔ خاکسار اپنے خاندان میں اکیلا احمدی ہے اور بہت سی مشکلات کا سامنا درپیش ہے۔ احباب جماعت سے اپنے والدین اور خاندان کے احمدی ہونے کے لئے درخواست دعا ہے نیز یہ کہ خدا تعالےٰ میری مشکلات کو دور فرمائے۔

(ملک اللہ بخش محرر و کاتب دیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کے ماموں مسمی چوہدری عبدالرحمٰن صاحب چک ۱۳۰ ج۔ د۔ ۹ (لیہ) ضلع مظفر گڑھ عرصہ ڈیڑھ سال سے مثانہ کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد اجمل دفتر آڈیٹر تحریک جدید ربوہ)

۳۔ میرا لڑکا بشارت احمد ملک کی خدمت کے لئے بھرتی ہو کر گیا ہوا ہے۔ میں تمام بہن بھائیوں سے اس کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(چوہدری غلام احمد چیمہ از چک ۸۸ ۔ ضلع سرگودھا)

۴۔ میری والدہ محترمہ اہلیہ ملک مولا بخش صاحب مرحوم کو میو ہسپتال لاہور میں داخل کروایا گیا ہے موتیا بند کا اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت کامیاب اپریشن کے لئے دعا فرماویں۔

(ملک سعادت احمد ۹۷۔ انارکلی۔ لاہور)

اِک نئے دَور کا وہ بانی تھا

محترم جناب تنویر صاحب!

حضرت بشیرالدین محمود احمد صاحب کا سانحہ ارتحال صرف جماعت احمدیہ کے لئے جگر خراش نہیں ہے بلکہ ان بیشمار ارباب نظر کے لئے بھی پیغام درد ہے جو ان کے افکار و اعمال سے ذہنی و روحانی فیضان حاصل کرتے تھے۔

یقین کیجئے میں ایک غیر احمدی ہوں مگر ریڈیو پر حضور کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر چونک پڑا۔ فرط جذبات سے فراموشی کا عالم طاری ہو گیا۔ اس وقت ایک شاعر پر کیا گذرتی ہے۔ اسے آپ کا دل جانتا ہوگا۔ ساز روح کے تار جھنجھنا اٹھے۔ ڈوبی ہوئی لے میں ایک ٹوٹا پھوٹا نغمہ ابھرا۔ جسے نذر عقیدت کے طور پر ارسال کر رہا ہوں۔

میں اس حادثہ میں آپ کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔ خدا سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(نیاز آگیں دامن اباسینی گلارچی براستہ بدین ضلع حیدرآباد)

ذرّے ذرّے میں انتشار ہے آج؟ — روح کونین بے قرار ہے آج
چھن گئی کیا امانت کبریٰ؟ — قوم کی قوم سوگوار ہے آج

گیسوئے روزگار برہم ہیں؟ — گُل کی آنکھوں میں اشکِ شبنم ہیں
آسماں تک اداس ہیں، گویا — چاند تارے شریکِ ماتم ہیں

شور ہے میرِ کارواں اُٹھا؟ — محرمِ رازِ کُن فکاں اُٹھا
محفلِ ذکر و فکر ویراں ہے — دینِ فطرت کا ترجماں اُٹھا

مئے عشقِ رسولؐ رکھتا تھا؟ — میکشی کے اصول رکھتا تھا
چشمِ اہلِ نظر کا تارا تھا — عام حُسنِ قبول رکھتا تھا

جانشینِ مسیحِ ثانی تھا — حجتِ پاک کی نشانی تھا
روحِ عزم و عمل کا فتویٰ ہے — اِک نئے دَور کا وہ بانی تھا

ایک دانا فقیر تھا، نہ رہا
ایک روشن ضمیر تھا، نہ رہا
کارواں کو خدا پہ چھوڑ گیا
کارواں کا امیر تھا نہ رہا

(دامن اباسینی)

ناصر دواخانہ کے مفید اور مشہور مرکبات

ہاضمہ سفوف

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی، اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت ہونا اور قبض کیلئے نہائت مفید، زود اثر اور کامیاب دوا،

قیمت فی شیشی۔ دو روپے اور ایک روپیہ

اکسیر پائیوریا

دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے نہائت مفید، مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا، دانتوں کا میل، ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کیلئے اکسیر ہے، اس کے علاوہ دانتوں کے درد کا فوری علاج ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچاس پیسے

سرمہ ہدایت

ضعف بصر، جالا، پھولا، دھند، آشوب، بیاض، خارش اور کرکروں کیلئے مفید ہے متواتر استعمال سے عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے بڑھاپے میں نظر جوانوں کی طرح ہو جاتی ہے، خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا ہی مفید سرمہ ہے۔

قیمت فی شیشی:۔ ایک روپیہ، اور پچاس پیسے

حبوب ہدایت الحمرا

مرض اٹھرا، مردہ بچے پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض دستاقے، اسہال، زہر باد، ہیضہ وغیرہ سے فوت ہو جانا، لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا، لڑکے فوت ہو جانے کے لئے تیر بہدف دوا ہے،

قیمت مکمل کورس:۔ پندرہ روپے۔ فی شیشی:۔ پانچ روپے

ناصر دواخانہ حبیب روڈ ربوہ

افروڈور

جرمنی کی ایک نادر دوائی

ذہنی پریشانی، کام کرنے کو جی نہ چاہنا، ذہنی کھچاؤ، چڑچڑاپن، جلد غصہ آجانا، ذہنی انتشار، جلد تھک جانا، بے حد کمزوری، مردانہ بانجھ پن

[redacted]

جرمنی کی بنی افروڈور گولیاں بے حد مفید ہیں۔ استعمال کے ایک ہفتہ بعد آپ اپنے اندر ایک غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے

۵۰ گولیوں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک پندرہ روپے۔

شفا میڈیکو

سوداگران انگریزی ادویات چوک ہسپتال لاہور فون نمبر ۶۳۶۹۳/۳۲۱۱

ہر قسم کا کپڑا، کینوس کے ٹرنک، سوٹ کیس، ہولڈال ہینڈ بیگ، سامان سیڈلری، سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں

ایم الٰہی بخش حسین بخش ۱۳۱۔ انارکلی لاہور

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے،

ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں،

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

لائلپور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور فون ۳۸۰۸

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کے

نئے ماڈل کے چولھے

بلحاظ اپنی خوبصورتی، مضبوطی، تیل کی بچت

اور

افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں،

اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب فرمائیں

جملہ حقوق محفوظ

مایوس العلاج مریضوں کے لئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ یعنی ہر مرض کی دوا ہے چنانچہ انسان کو خواہ کیسا تکلیف دہ مرض ہو اس کو لاعلاج سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس مرض کا صحیح علاج تلاش کرنا چاہیئے بفضل خدا ہمارے ہاں مندرجہ ذیل دوائیں مل سکتی ہیں اگر آپ چاہتمند ہوں تو منگوا کر ضرور فائدہ اٹھائیں

دوائے قبض دائمی	۲ روپے	دوائے پائیوریا	۲ روپے
دوائے بواسیر خونی	۳	دوائے ضعف جگر	۳
دوائے خارش	۳	دوائے گنٹھیا	۳
دوائے بہرہ پن	۴	دوائے دمہ	۴
دوائے کمزوری نظر	۵	دوائے موتیا بند ابتدائی	۵
دوائے ذیابیطس	۹	دوائے پتھری	۹
دوائے نیند (ڈل بل)	۱	دوائے پاگل پن	۱۰
دوائے تلی	۳	دوائے سنگرہنی	۳
دوائے امراض مخصوصہ مردان	۲۲		

نوٹ:۔ فرمائش کے ساتھ اپنے حالات بھی لکھیں

حکیم مخدوم الطاف احمد اکمل الطب والجراحت

دواخانہ فضل میانی (ضلع سرگودھا)

چھپائی کے نرخوں میں خاص رعایت

اشتہار ۲½ روپے ہزار

علاوہ ازیں ہر چیز کی چھپائی واجب نرخوں پر کی جاتی ہے جواب کے لئے جوابی کارڈ بھیجیں۔

نور پرنٹنگ ایجنسی چوک نسبت روڈ لاہور

جوانی

طاقتور دوائیں (TONICS)

بے بی ٹانک کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے	۳
برین ٹانک دماغی تھکان اور حافظہ کی کمزوری کیلئے	۳
جنرل ٹانک دماغی اور اعصابی کمزوری کے لئے	۴
سپیشل ٹانک جسمانی کمزوری اور کمی خون کے لئے	۵
سپیشل کورس خاص کمزوری کا خاص علاج	۱۰
ری جوونیٹنگ کورس (REJUVENTING COURSE)	
سپیشل کورس سے بھی بہتر نسخہ	۳۰
سپیشل ری جوونیٹنگ کورس	۵۰

ہمارا آخری نسخہ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

معیاری وعدہ سے کیا مراد ہے

تحریک جدید کے ضمن میں ایک ضروری وضاحت

امسال وعدہ جات کے حصول کے لئے جو فارم جماعتوں کو بھجوائے گئے ہیں ان کے کالم ۴ میں "معیاری وعدہ" کے الفاظ درج ہیں۔ ان کی تشریح کے لئے کچھ سطور درج ذیل کی جاتی ہیں:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۱۹۴۵ء میں دفتر دوم جاری فرمایا تو اس میں شامل ہونے والے اس قدر تربیت یافتہ نہ تھے جتنے کہ دفتر اوّل میں شامل ہونے والے۔ اس لئے متعدد احباب حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اس رعایت سے فائدہ اٹھانے لگے۔ کہ کم از کم پانچ روپے وعدہ لکھوا کر اپنے تئیں اس فرض سے سبکدوش سمجھنے لگ پڑے۔ حضور نے یہ ملاحظہ فرما کر کہ بعض لوگ حیثیت سے کم چندہ دینے لگ پڑے ہیں ہر شخص کی مالی حیثیت جس کے مطابق وہ یہ چندہ دے سکتا ہے یا اسے اس کے مطابق دینا چاہیئے۔ متعین کرنے کے اصول واضح فرما دیئے چنانچہ حضور کے ایک ارشاد کے مطابق ماہوار آمد کے پانچویں حصہ تک وعدہ پیش کرنا کم از کم معیار مقرر ہوا۔ مراد اس سے یہ تھی کہ اس معیار سے زیادہ سے زیادہ چندہ فراہم کرنا مستحسن ہوگا۔ اور اس سے کم چندہ فراہم کرنا معیار سے گرا ہوا یعنی حیثیت سے کم سمجھا جائے گا۔ چنانچہ حضور کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"آئندہ دفتر دوم کا کم از کم وعدہ بیس فیصدی (یا ماہوار آمد کا ۱/۵ حصہ) کے برابر کیا جا سکتا ہے گویا مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار تنخواہ لینے والے دوست کم از کم ۴۰/- روپے وعدہ لکھوانے پر مکلف ہیں جو انہوں نے ایک سال کے عرصہ میں ادا کرنا ہوتا ہے۔ یہ چندہ سالانہ آمد کا ساٹھواں حصہ بنتا ہے"

اب دوست غور فرمالیں کہ اتنے عظیم الشان کار ثواب یعنی اشاعت اسلام کے لئے جس قربانی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ کتنی معمولی اور آسان ہے۔ سال بھر کی آمد کے ساٹھویں حصہ کو ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کے جہاد کے لئے اپنے امام کے حضور پیش کرنا کونسی مشکل بات ہے۔ بشرطیکہ ہم اپنے مال کو اللہ تعالےٰ کا مال سمجھتے ہوں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہوں۔

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر گر ہمت شود پیدا

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

وزیر خزانہ مسٹر شعیب نے قومی اسمبلی میں ضمنی بجٹ پیش کر دیا

دفاعی اخراجات کے لئے ۲۹½ کروڑ روپے کا سرچارج لگا دیا گیا

راولپنڈی ۲۳ نومبر۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل قومی اسمبلی میں موجودہ مالی سال کا ضمنی بجٹ پیش کرتے ہوئے ۲۹ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کا دفاعی سرچارج لگانے کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ دفاعی ضروریات پوری کرنے کے لئے سیلز ٹیکس۔ مشینوں کے سوا دوسری چیزوں کی درآمدی ڈیوٹی اور ایکسائز ڈیوٹی پر ۲۵ فیصد سرچارج وصول کیا جائے گا۔

دفاعی سرچارج سے روزمرہ کے استعمال کی اشیاء پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ مٹی کا تیل۔ چینی۔ کپڑا، سبزی کا سامان اور غذائی اشیاء پہلے ہی سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ان پر کوئی سرچارج وصول نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے عام استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔

وزیر خزانہ نے تالیوں کی گونج میں یہ اعلان کیا کہ پاکستان کا دفاع تمام باتوں پر مقدم ہے اور عوام ملک کی سالمیت اور تحفظ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ قومی دفاعی فنڈ میں اب تک ۳۵ کروڑ روپے جمع ہو چکے ہیں اور یہ تمام روپیہ ملک کے دفاع کو مستحکم بنانے پر خرچ کیا جا رہا ہے اس کے علاوہ بجٹ میں اتفاقی اخراجات کے لئے جو ۲۰ کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے اس کا بڑا حصہ بھی دفاعی ضروریات کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ حکومت بعض ترقیاتی اخراجات میں بھی کمی کر رہی ہے اور توقع ہے کہ اس طرح پندرہ کروڑ روپے کی بچت ہوگی۔ اور یہ رقم بھی وطن عزیز کے دفاع پر صرف ہوگی۔

وزیر خزانہ نے بتایا کہ دفاعی سرچارج لگانے کے لئے چار اصول متعین کئے گئے ہیں۔ انہیں سامنے رکھ کر ٹیکسوں میں اضافہ کیا گیا وہ اصول یہ ہیں:-

- نئے ٹیکسوں کا بچت اور سرمایہ کاری پر اثر نہ پڑے
- زیادہ سے زیادہ لوگوں کو وطن کے دفاع میں شریک کیا جائے لیکن کم آمدنی والے اس سے متاثر نہ ہوں
- نئے ٹیکسوں کے بنیادی ڈھانچے میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے
- اضافی ٹیکسوں کی وصولیابی پر کوئی زائد رقم نہ خرچ کی جائے

سورج گرہن کے موقعہ پر نماز کا حکم

حضرت امام بخاری نے سورج گرہن کے موقعہ پر نماز کی ادائیگی سے متعلق باب باندھ کر حسب ذیل روایت بیان فرمائی ہے جو زیادہ احباب کے لئے مع ترجمہ ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

"حدثنا عمرو بن عون قال حدثنا خالد عن یونس عن الحسن عن ابی بکرۃ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانکسفت الشمس فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجر رداءہ حتی دخل المسجد فدخلنا فصلی بنا رکعتین حتی انجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتموھا فصلوا وادعوا حتی یکشف ما بکم"

ترجمہ:- ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے یونس سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابوبکرہ نفیع بن حارث صحابی سے انہوں نے کہا کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اتنے میں سورج کو گرہن لگا آپ فوراً اپنی چادر سنبھالتے ہوئے اٹھے اور مسجد میں تشریف لائے اور ہم بھی مسجد میں گئے۔ آپ نے سورج کے صاف ہونے تک دو رکعت نماز پڑھائی پھر فرمایا دیکھو سورج اور چاند کسی کے مرنے پر نہیں گہناتے۔ جب تم سورج یا چاند کو گہن کی حالت میں دیکھو تو نماز پڑھو اور گہن کھل جانے تک دعا کرتے رہو۔ (بخاری جلد اوّل ابواب الکسوف باب الصلوٰۃ فی کسوف الشمس)

(محمد صدیق انچارج خلافت لائبریری۔ ربوہ)

تقریب شادی اور درخواست دعا

مورخہ ۷ نومبر کو محترم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد کی صاحبزادی عزیزہ بشریٰ بیگم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مکرم چوہدری حفیظ الدین صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ منٹگمری ابن جناب چوہدری نورالدین صاحب جہانگیر ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر سرگودھا کے ساتھ بعوض آٹھ ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں افراد خاندان حضرات مسیح موعود علیہ السلام بزرگان سلسلہ ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر بہت سے مقامی احباب کے علاوہ منٹگمری اور بہت سے دیگر مقامات کے احمدی اور غیر احمدی معززین بھی شامل ہوئے۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب نے کی بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم دعائیہ کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

80
مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ایگریکلچر
اسسٹنٹ کاٹن مارکیٹ
پوسٹ بکس نمبر 8 ملتان